سوال

(1026)خطبہ یا تقریر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ یا تقریر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر کرنی چاہیے؟ بعض حضرات بیٹھ کر خطبہ اور تقریر کرتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

'کَانَ ﷺ یَخطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ یَجلِسُ، ثُمَّ یَقُومُ فَیَخطُبُ قَائِمًا، فَمَن نَبَّأَکَ أَنَّهُ کَانَ یَخطُبُ جَالِسًا فَقَد کَذَبَ، فَقَد وَاللّٰهِ صَلَّیتُ مَعَهُ أَکثَرَ مِن أَلفَی صَلَاةٍ' (صحیح مسلم، بابُ ذِکرِ الخُطبَتَینِ قبلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِیهِمَا مِنَ الجَلسَةِ، رقم: ۸۶۲)، (صحیح البخاری، بابُ الخُطبَةِ قَائِمًا، رقم: ۹۲۰)

یعنی ''نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ پس جس نے تجھے خبر دی کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے، اس نے جھوٹ بولا۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔''

اور صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ کعب بن عجرہ نے (کوفہ کی) مسجد میں داخل ہو کر دیکھا کہ حاکم کوفہ عبد الرحمن بن اُمّ الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا۔ کہا: اس خبیث کو دیکھو خطبہ بیٹھ کر دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرآن میں فرمان ہے: ''سو یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں، تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمھیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

(صحیح مسلم، بابٌ فِی قَولِهِ تَعَالٰی: وَإِذَا رَأَوا تِجَارَةً أَو لَهوًا انفَضُّوا... الخ، رقم: ۸۶۴)

ان نصوص سے معلوم ہوا کہ جمعے کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے، بیٹھ کر پڑھنا خلافِ سنت ہے۔ بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'اِنَّهُ شَرطٌ فِی صِحَّةِ الخُطبَةِ، وَاِنَّهُ مَتٰی خَطَبَ قَاعِدًا لِغَیرِ عُذرٍ، لَم تَصِحَّ' (المرعاة: ۲/۳۰۸)

یعنی صحتِ خطبہ کے لیے شرط ہے، کہ کھڑے ہو کر دیا جائے اور بلا عذر کسی نے بیٹھ کر خطبہ دیا تو جمعہ درست نہیں ہوگا۔ لہٰذا حنفی حضرات کا عمل خلافِ سنت ہے۔ اس کو سنت کے مطابق بنانا ضروری ہے، ورنہ خطرہ ہے کہ جمعہ برباد ہو جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :823

محدث فتویٰ